بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ذوالفضل بید اللہ مومن کی ترقی کے نشان مقام محمود

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۷ تبوک ۱۳۴۷ش ۷ ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۰۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کوئی آفت تم پر ہاتھ نہ ڈال سکے

کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی

"یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لائیں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جائے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جائے تو اتنی بازپرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا، کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔"

(الحکم ۷؍مئی ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۱۶؍تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ آج صبح سے کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

-- میرے داماد عزیز سید داؤد احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تکمیل تعلیم کی غرض سے ۱۶؍تبوک ۱۳۴۷ہش مطابق ۱۶؍ستمبر ۱۹۶۸ء کو انشاء اللہ تعالیٰ امریکہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ صحابہ کرام۔ بزرگان سلسلہ و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر قدم پر بہترین کامیابیوں سے انہیں نوازے اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ اور ان کا یہ سفر دینی اور دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت ہو آمین۔ خاکسار عبدالرحیم احمد وکیل التعلیم ربوہ

-- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وسیم ایم۔ اے معلم احمدیہ سیکنڈری سکول بو، سیرالیون کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "محمد محمود وسیم" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سے ملاقات صرف ہفتہ۔ اتوار اور جمعرات کے دن ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ہوا کرے گی۔ لہذا ملاقات کے خواہشمند احباب اپنے نام دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ۸½ بجے صبح تک لکھوا دیا کریں۔

نوٹ:۔ جیسا کہ قبل ازیں اعلان چھپ چکا ہے صرف اس دفعہ ۲۲؍تبوک (ستمبر) بروز اتوار عام ملاقات نہ ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ تبوک ۱۳۴۷ ہش

مادہ پرستی کی بیماری اور اس کا علاج

(۲)

جیسا کہ ہم نے گزشتہ اشاعت میں لکھا ہے یہاں اس کا آغاز سر سید نے کیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ بعد میں جو بھی اسلامی کہلانے والی تحریکیں اٹھی ہیں۔ ان تحریکوں کے مفکرین نے "غیب" پر ایمان کو اس طرح ڈھال دیا ہوا ہے۔ کہ جس میں کوئی جان نہیں رہتی۔ چنانچہ رسالت کو محض ایک انسانی ملکہ کا نام دیا جاتا ہے۔ جس کے مظاہرات سے کسی قادر مطلق وجود کا قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ ان کی نظر میں انبیاء علیہم السلام وہ عظیم وجود تھے جو اپنی اندرونی گہرائیوں میں ڈوب کر گہرے گہرے اصولوں کے جواہرات نکالتے رہے ہیں اور اسی کا نام نعوذ باللہ وحی و الہام رکھا جاتا ہے۔ الغرض یہ حالات ہیں۔ انسانی فکر اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہوئی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ ایسی قادر مطلق ہستی کے وجود کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

جو کچھ ہم نے گزشتہ اداریہ میں لکھا ہے۔ اس کے پیش نظر ایک مخلص مسلمان کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کا علاج کیا ہے؟ اسلامی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یونانی فلسفہ حملہ آور ہوا تھا۔ تو گو اس وقت بھی ایسے لوگوں پر کفر کے فتوے لگائے گئے تھے۔ جو مذہبی اصولوں پر آزادانہ تنقید کرتے تھے۔ تاہم دوسری طرف ایسے علمائے حق بھی ابھر آتے تھے جنہوں نے نئے اور فلسفیانہ خیالات کا اسلامی اصولوں سے ہی قلع قمع نہایت خوبی سے کیا۔ ان علمائے حق میں سے مرکزی وجود ہمیشہ مجددین ہی ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے سب سے عظیم کام حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ نے کیا۔ اور اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مجددین اور علمائے حق کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے جنہوں نے یونانی فلسفہ کے آورد سیلاب کا خم ٹھونک کر مقابلہ کیا اور اس کو اپنے زمانہ کے لحاظ سے سخت شکست دی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے نہ صرف یونانی فلسفہ کی غلطیاں نکالیں بلکہ اپنی طرف سے اس فلسفہ میں صحت مندانہ اضافہ بھی کیا جو مغربی موجودہ تہذیبی اور سائنسی ترقی کا کئی طرح سے بنیاد بنا ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ یہ طلسمات ٹوٹ رہا ہے۔ جو پادریوں اور مغربی اہل علم حضرات نے مسلمانوں کے اس عظیم کام کو ڈھانپنے کی غرض سے تیار کر رکھا تھا۔ آج بعض منصف مزاج مغربی علماء خود ہی اس طلسم کو توڑ رہے ہیں۔ اور موجودہ عالمی سائنسی اور علمی ترقی میں جو کام مسلمانوں نے اپنے سنہری دور میں کیا ہے منظر عام پر آ رہا ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم یہاں کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر کے وہ باتیں معلوم کرنی چاہئیں جو مجددین وقت نے اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے اپنے اپنے وقت پر اختیار کیں۔ ہمارا تو عقیدہ ہے کہ مجددین اسلام کی راہ نمائی خود اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔ اس ضمن میں ہمارے نزدیک ترین کے عرصہ کی ہیں۔ سیدنا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سیدنا حضرت ولی اللہ شاہ علیہ الرحمۃ اور سیدنا حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی پاک اور مطہر زندگیاں ہیں جو ہماری راہ نمائی ان حقائق کی طرف کر سکتی ہیں۔ جو تجدید و احیائے اسلام کا باعث ہوئے اور جنہوں نے اپنے اپنے عہد میں الحاد زمانہ کا مقابلہ کیا۔ اس کو شکست فاش دی۔ (باقی)

ایک سائنس زدہ سے

ترے فہم کی ایسی فضا ہی نہیں
ترے بام کی ایسی ہوا ہی نہیں
ترے دل میں کبھی وہ بسا ہی نہیں
تری روح میں اس کا پتہ ہی نہیں

ترے پاس کچھ اس کا نشاں ہی نہیں
ترے وہم میں اس کا گماں ہی نہیں
وہ جہاں ہے وہ تیرا جہاں ہی نہیں
تیرا سامنا اس سے ہوا ہی نہیں

تیرا فرش فقط ہے غذا ہی غذا
تیرا عرش فقط ہے خلا ہی خلا
تو ہوس ہی ہوس ہے ہوا ہی ہوا
تیرے ہوش و حواس بجا ہی نہیں

تیرا ہاتھ فقط ہے قلم ہی قلم
تیری بات فقط ہے شکم ہی شکم
تیری ذات فقط ہے عدم ہی عدم
تجھے اپنا سراغ ملا ہی نہیں

نہ تو چرخ کا ہے نہ زمیں کا تو
نہ تو کفر کا تو ہے نہ دین کا تو
ہے فقط ایک پرزہ مشیں کا تو
تو کہاں ہے کہ تو تو رہا ہی نہیں

([illegible])

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

مغربی جرمنی میں اسلام کی نمایاں کامیابی

ایک مشہور مسیحی مناد کو قبولیتِ دعا میں اسلام کا مقابلہ کرنے کی دعوت اور اس کا انکار

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔اے انچارج احمدیہ مسلم مشن فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

جون کے وسط میں فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) کے ایک اہم اخبار میں فری کرسچن چرچ کی طرف سے ڈاکٹر سموئیل کی تصویر کے ساتھ ایک اعلان شائع ہوا کہ یہ فرانکفورٹ شہر کے وسط میں دریائے مائن کے کنارے ایک وسیع خیمہ کے نیچے مسلسل پندرہ روز ہر شام ایک تقریر کریں گے۔ اعلان میں مزید لکھا تھا کہ زمانہ حاضر کے عظیم مسیحی مناد ڈاکٹر سموئیل خداوند یسوع کے زبردست تصرف کے ساتھ انجیل کا پرچار کرتے ہیں اور ان کی تقاریر سے مشرقِ وسطیٰ۔ افریقہ۔ یورپ اور امریکہ میں زبردست بیداری کے آثار رونما ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر مذکور آرمینیا کے عیسائی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنگِ عظیم اوّل کے دوران ترکوں کے آرمینیا پر حملے کے بعد ان کا والد یروشلم میں آکر آباد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب مذکور نے ابتدائی تعلیم وہیں پر حاصل کی اور اس وقت بیروت کے بائبل لینڈ مشن کے سربراہ ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ان آخری ایام میں مسیح کی آمدِ ثانی سے قبل خدا نے انہیں روح القدس کی زبردست روحانی قوت کے ساتھ تمام دنیا اور خصوصاً مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کو بیدار کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔

ڈاکٹر صاحب مذکور نے اپنی کتاب The Story of Samuel Doctorian میں اپنی زندگی کے مختصر حالات بیان کرتے ہوئے خداوند یسوع مسیح سے اپنی ملاقاتوں اور روح القدس کی زبردست طاقت سے بہرہ ور ہونے کا جابجا تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب میں برازیل کے ایک میڈیکل ڈاکٹر کی شہادت بھی درج ہے وہ ڈاکٹر لکھتا ہے:۔

"دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جس کی زندگی کے حالات خالی از دلچسپی ہوں لیکن سموئیل ڈاکٹریان کی زندگی نہ صرف دلچسپ بلکہ خدائی روح اور اسکے تصرف کی عظیم مظہر ہے۔"

اس کتاب کا پیش لفظ لندن کے پادری ڈیوڈ گارڈنر نے لکھا ہے وہ ان کے ۱۹۶۳ء کے دورہ لندن کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"برطانیہ کے کئی عیسائی جو سالہا سال سے عیسائیت کی تجدیدِ نو کے لئے دعائیں کر رہے تھے انہیں اپنی دعائیں خدا کے شکر میں بدل دینی چاہئیں کیونکہ تجدید کا آغاز یقیناً شروع ہو چکا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں روح القدس کی عظیم تحریک کے آثار نمایاں ہیں۔"

ڈاکٹر سموئیل نے عیسائیت کی صداقت کے طور پر جس انداز میں دعویٰ کیا تھا اس سے خیال ہوتا تھا کہ وہ شاید اسلام کے بطلِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفائے کرام کی دعوتِ مقابلہ برائے قبولیتِ دعا کو منظور کرے لیکن

ایں خیال است و محال است و جنوں

مامور زمانہ کی پُرشوکت و پُرعظمت آسمانی آواز کو سنکر وہ کچھ اس طرح مرعوب ہوا کہ تمام دعاوی بھول گئے ہر طرح سے اکسانے اور غیرت دلانے کے باوجود ایسا سکوت اختیار کیا کہ جیسے کبھی اس نے قبولیتِ دعا کا دعویٰ نہیں کیا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خاکسار مع چند دوستوں کے پہلے ہی لیکچر کے روز وہاں پہنچ گیا۔ فرانکفورٹ شہر کے عین وسط میں دریائے مائن بہتا ہے جس کے دونوں کنارے رنگا رنگ کے پھولوں اور خوشنما سبزہ گاہوں سے سجائے گئے ہیں۔ ان لیکچروں کا اہتمام دریا کے کنارے ایک بہت بڑے خیمہ کے نیچے تھا جس میں ایک بہت بڑا اسٹیج۔ نشست گاہیں بجلی اور لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کا انتظام تھا۔ سامعین کی تعداد چار پانچ سَو کے لگ بھگ ہو گی۔ تعارفی تقاریر کے بعد ڈاکٹر سموئیل نے انگریزی زبان میں تقریر شروع کی۔ ایک مقامی پادری ہر فقرہ کا ساتھ کے ساتھ ترجمہ کرتا جاتا تھا۔ ڈاکٹر سموئیل ایک قادر الکلام مقرر ہے لیکن ترجمان اس مہارت اور جوش سے ترجمہ کرتا تھا کہ اصل تقریر کا گمان ہوتا تھا۔ بہرحال ڈاکٹر سموئیل نے مسیحؑ کے خون، دنیا کی نجات اور الوہیتِ مسیحؑ وغیرہ مسائل کو بیان کیا اور اسی طرح بڑے پُرجوش انداز میں اپنے مشن اور دوروں کی کامیابی کا بھی ذکر کیا۔

تقریر کو سننے کے بعد خاکسار نے ضروری سمجھا کہ اُسے مامورِ زمانہ حضرت مسیح محمدی کی شہرہ آفاق دعوتِ مقابلہ برائے قبولیتِ دعا کو قبول کرنے پر آمادگی کے لئے دعوت دی جائے۔ نیز عیسائیت کے بے بنیاد اور خلافِ عقل عقائد پر بحث کے لئے بھی بلایا جائے۔ چنانچہ اگلے روز یعنی ۱۷ جون کو خاکسار نے انگریزی زبان میں ایک خط لکھا جسے دستی بھجوانا مناسب سمجھا گیا چنانچہ مورخہ ۱۸ جون کو ہمارے جرمن احمدی دوست برادرم محمود اسمٰعیل زولش ایک اَور احمدی دوست کے ہمراہ لے کر تقریر کے مقام پر پہنچ گئے۔ اس وقت تقریر جاری تھی۔ تقریر کے اختتام پر میوزک کے وقفہ میں انہوں نے ایک منتظم کے ذریعہ اسٹیج پر پیغام بھجوایا کہ ہم ڈاکٹر سموئیل صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔ پیغام ملنے پر ڈاکٹر صاحب گیٹ پر آ گئے۔ علیک سلیک کے بعد برادرم محمود اسمٰعیل نے بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کا ممبر ہوں اور جماعت کے مبلغ کا ایک بہت اہم خط آپ کے نام لایا ہوں۔ آپ نے چونکہ صرف دو ہفتے یہاں پر قیام کرنا ہے لہٰذا ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس پہلے ہفتے کے اختتام تک ہمیں اس خط کے جواب سے مطلع فرما دیں۔ بصورتِ دیگر ہماری طرف سے جو ردِّ عمل ہو اس پر آپ کو اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ اس خط کا مکمل متن درج ذیل ہے:

۱۷/۶/۶۸

جناب ریورنڈ ڈاکٹر سموئیل ڈاکٹریان! انچارج بائبل لینڈ مشن بیروت معرفت الف۔سی۔جی فرانکفورٹ۔

جنابِ والا! آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ میں نے آپ کا لیکچر مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۸ء سُنا ہے جس میں کہ آپ نے مسیح کی الوہیت اور ان کے خون کے طفیل بنی نوع کی نجات اور اسی طرح دوسرے عیسائی معتقدات پر روشنی ڈالی تھی۔

جنابِ عالی! آپ اس زمانہ کے مامور مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ جماعت احمدیہ کے دعاوی سے آگاہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (۱۸۳۵ء-۱۹۰۸ء) کو اسی طرح مثیلِ عیسیٰ بنا کر مبعوث فرمایا ہے جیسے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کے فیصلہ کے مطابق یحیٰی مثیلِ ایلیا تھے۔ پس انتہائی غلطی خوردہ ہیں وہ لوگ کہ جو مسیح کی آمدِ ثانی کے انتظار میں آسمان پر ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں تاکہ انہیں بادلوں میں سے زمین پر نازل ہوتے مشاہدہ کر سکیں۔ مسیح علیہ السلام یقیناً خدا تعالیٰ کے ایک راستباز نبی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ہدایت و راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا (متی ۱۵/۲۴) جب یہود نامسعود نے انہیں اپنی بدبختی کے باعث صلیب پر مارنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کی آہ و زاری اور دعاؤں کو سُنا (مرقس ۱۴/۳۶) اور انہیں صلیب کی لعنتی موت سے نجات بخشی (استثناء ۲۱/۲۳)۔ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسےٰ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ممالکِ ایشیا کا سفر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور اپنے مشن کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے کے بعد انہوں نے طبعی وفات پائی اور آپ کی روح جملہ انبیاء کی ارواح مقدسہ کے ساتھ جنت میں سکونت پذیر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی ایک عظیم الشان پیشگوئی میں فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور بُرہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ــــ یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ سب مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور کوئی ان میں سے کوئی آدمی عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسٰیؑ ابتک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسٰیؑ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵-۶۶)

نیز حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعوٰے کیا کہ حقیقی نجات صرف اسلام پر عمل پیرا ہو کر اور توحید خالص کے سرچشمہ سے سیراب ہو کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں ہے کہ اس سے پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔ مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالےٰ کے وجود اور اس کی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۲۸) (باقی)

درخواستِ دعا

محترم میاں محمد عیسٰے صاحب زیروی حال راجہ جنگ ضلع لاہور بعارضہ ٹائیفائڈ اور ضعفِ قلب شدید بیمار ہیں کمزوری بہت ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال (اطفال) وقفِ جدید ربوہ

مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کی یاد میں

(شیخ مظفر احمد صاحب ابن شیخ محمد اسحٰق صاحب)

۳ ستمبر ۶۷ء کی صبح کو میرے والد بزرگوار شیخ محمد اسحٰق صاحب آف سیالکوٹ جو کہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ کے چھوٹے بھائی تھے وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والد صاحب مرحوم بہت سے اوصاف کے مالک تھے۔ نماز کے بہت پابند تھے۔ ۲ ستمبر ۶۷ء کی شب کو نمازِ عشاء پڑھی جو ان کی زندگی کی آخری نماز تھی۔ اگلے دن فجر کی اذان ہونے سے قبل مولائے حقیقی سے جا ملے۔

والد صاحب مرحوم کی جدائی کے غم میں اپنے عزیز و اقارب کے علاوہ کئی ایک یتیموں، بیواؤں اور دیگر حاجتمندوں کی آنکھیں اشکبار تھیں جن کی مدد کر کے مرحوم حقیقی خوشی محسوس کیا کرتے تھے کہ والد صاحب کی وفات کے دوسرے مہینے محلے کی ایک بیوہ ہمارے گھر آئی اور آتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ اور پکار پکار کر کہنے لگی کہ "پروردگار میرے محسن کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیو (آمین) آج مجھے پھر اپنے محسن کی ضرورت پڑی ہے۔ الٰہی تُو ہی بتا اب مَیں کس کے پاس جاؤں جو میری فریاد سُنے؟" جس کا بازو تھام لیتے۔ اس وقت تک ہاتھ نہ کھینچتے جب تک اس کی مراد پوری نہ ہو جاتی تھی۔

مرحوم نہایت غیور احمدی تھے۔ جب بھی انہیں دین یا دنیا کا انتخاب کرنا پڑا تو انھوں نے ہمیشہ دین کو ترجیح دی۔

بہت خوش اخلاق اور خوش مزاج تھے۔ جس محفل میں بیٹھتے سب کو گرویدہ بنا لیتے۔ نہایت ہمدرد اور پُرخلوص دوست تھے۔ امیروں کی نسبت غریب دوستوں کو مل کر زیادہ خوش ہوتے تھے۔ اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے غیر احمدی دوستوں میں بھی مقبول تھے۔ بہت مہمان نواز تھے اور جب بھی کوئی مہمان گھر پر آتا تو بے حد خوش ہوتے اس کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔

بہت دیانتدار اور حق گو انسان تھے۔ بد دیانت شخص سے سخت نفرت کرتے تھے۔ لین دین اور معاملات میں کھرے تھے۔ وعدہ کے پکے تھے۔ بے نفسی اور سادگی طبیعت کا حصہ تھی۔ ریاکاری کو بُرا جانتے تھے دنیاوی رسومات سے نفرت کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات پر بہت یقین رکھتے تھے۔ جب بھی کوئی ابتلاء پیش آتا فوراً صدقہ دیتے۔ چندہ بہت باقاعدگی سے ادا کرتے اور ہمیشہ کوشش کرتے کہ چندہ سیکرٹری مال تک خود پہنچائیں۔ ۱۹۴۲ء میں طالب علمی کے زمانے میں ہی وصیت کر دی اور ساری عمر باقاعدگی سے چندہ وصیت ادا کرتے رہے۔ کسی کا دل نہ دُکھاتے۔ بنی نوع انسان کے علاوہ جانوروں پر بھی بہت رحم کرتے تھے۔ اگر کسی کو جانور پر ظلم کرتے دیکھتے تو فوراً اسے منع کرتے۔

تربیتِ اولاد کے معاملہ میں بھی محتاط تھے۔ ہمیں کہا کرتے تھے کہ مَیں اُس بچے سے زیادہ پیار کروں گا۔ جو سچ بولے گا۔ چنانچہ ہم سب بہن بھائی ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرتے۔ پنجگانہ نماز کی عادت ڈالنے کے لئے پانچوں وقت گھر میں باجماعت نماز پڑھوایا کرتے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد خود بھی تلاوتِ کلامِ پاک کرتے اور ہم سب کو بھی تلاوت کرنے کو کہتے۔

جماعت کے جلسوں میں باقاعدہ شرکت کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے ہر جلسے میں ہمیں اپنے ساتھ لے کر جاتے۔ چندہ دینے کی عادت ڈالنے کے لئے کہتے کہ چندہ اپنے اپنے جیب خرچ میں سے دو۔ اور ساتھ ہی یہ تلقین بھی فرمایا کرتے کہ چندہ اپنے منتظم مال کو خود پہنچا کر آؤ۔ ۱۹۶۴ء میں مَیں حلقہ کا زعیم خدام الاحمدیہ منتخب ہوا تو حضرت خلیفہ ثانی رضؓ کا شعر

خدمتِ دیں کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

پڑھ کر فرمانے لگے کہ بیٹا دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرو لیکن بغیر کسی معاوضے کے اور دین کو ہمیشہ دنیا پر ترجیح دو۔ مغرب کی اذان کے بعد ہمیں گھر سے باہر ہرگز نہ رہنے دیتے تھے۔ حقیقتاً وہ ہمیں سچا احمدی مسلمان دیکھنا چاہتے تھے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ ہمارا قادر رحیم و کریم مولا ہمارے ابّا جان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کا ذکر کرتے ہوئے اکثر ان کی آنکھوں میں آنسو آجایا کرتے تھے کی قربت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

انصار اللہ عاملہ کی وساطت سے شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ضلع بہاولنگر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے

53

(۱)

مورخہ ۲۵ ظہور (اگست) ۱۳۴۷ ہش کو جماعت احمدیہ چک ۵۶ ۴-R ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا یہ جلسہ محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا بعدہٗ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب آف چک ۱۲ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام سے

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے"

خوش الحانی سے سنایا۔ پھر مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مربی جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعدد واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہماری نجات کا انحصار اسی پر ہے کہ ہم حضور کے اسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں مشعل راہ بنائیں۔

بعد ازاں خاکسار نے "شمع رسالتِ محمدیہ کے پروانے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے واضح کیا کہ حضور کی ارفع شان کا یہ بھی ثبوت ہے کہ جس قدر عشاق اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو عطا فرمائے اس کی نظیر دوسرے کسی نبی کے عاشقوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی خاکسار نے ثابت کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ اعظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے دنیا بھر میں اسلام کی عالمگیر اشاعت کی مضبوط بنیاد ڈالی کہ اپنی قوتِ قدسیہ سے دُنیا میں بے شمار لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسولؐ کی آگ روشن کی ہے۔ بعدہٗ مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب نے مشہور نعت "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" پڑھکر سنائی ازاں بعد محترم مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ مقیم ملتان نے "شانِ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام پر حضورؐ کو جہاں اور باتوں میں فضیلت حاصل ہے وہاں حضورؐ کی سب سے بڑی شان یہ ہے کہ آپ کا دین کامل ہے۔ آپ کی شریعت زندہ اور دائمی ہے۔ آپ کی اُمت خیر امم ہے اور حضور کا فیض تا قیامت جاری ہے۔ آخر میں اس نکتہ پر زور دیا کہ اُمتِ مسلمہ کی اہم ذمہ داری ہے کہ پوری دنیا کو نورِ اسلام سے منور کرے اور یہ ذمہ داری آج جماعت احمدیہ ہی پوری کر رہی ہے۔ صاحب صدر نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پوری کائنات۔ فرشتوں، نبیوں اور تمام مخلوقات پر بے شمار احسانات ہیں آپ نے فرمایا کہ حضورؐ کے عظیم احسانات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم حضورؐ اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پوری دنیا کو دلائل و براہین کی تلوار سے فتح کر کے رسول پاکؐ کے حلقہ غلامی میں داخل کریں تاکہ پوری دنیا میں محمد مصطفیٰؐ کی حکومت قائم ہو جائے آپ نے فرمایا کہ اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے ہمیں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ ساری دنیا میں خدائے ذو الجلال کی توحید، قرآن پاک کی صداقت اسلام کی حقانیت اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے نور نبوت کو پھیلا کر پوری دنیا کو جنت کا نمونہ بنایا جائے۔ ہر احمدی کو اپنے آخری سانس تک اس مقصد کے حصول کے لئے دامے درمے قدمے سخنے وقف رہنا چاہیئے تا ہمارا رب ہم پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برساتا رہے۔ دعا پر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ہلی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مقامی اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے ضلع بہاولنگر کی متعدد جماعتوں سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب کی مہمان نوازی اور خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا لاؤڈ سپیکر کا بھی خاطر خواہ انتظام تھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار نذیر احمد خادم
چک ۱۸۲ 7-R ڈاکخانہ کچھی والا ضلع بہاولنگر

(۲)

مورخہ ۲۳/۲۴ ظہور (اگست) ۱۳۴۷ ہش کو جماعت احمدیہ چک ۹۳/۹۴ ۴-R ضلع بہاولنگر کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں جماعت ہذا کی طرف سے ضلع بہاولنگر کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندگان کو شریک جلسہ ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ مرکز کی طرف سے مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور مکرم مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ملتان نے شمولیت اختیار فرمائی۔ محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر جو حال ہی میں وقف عارضی سے واپس تشریف لائے تھے باوجود اپنی شدید مصروفیات کے جلسہ میں شامل ہوئے تمام اجلاسات انہیں کی زیر صدارت منعقد ہوتے رہے مقامی جماعت کے احباب نے مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر نہ رکھی اور قیام و طعام کا نہایت اچھا انتظام کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اسوۂ حسنہ حضورؐ کی قوت قدسیہ۔ روحانی تاثیرات و برکات۔ دائمی فیوض اعلیٰ و ارفع اور برتر از ہمہ درگاں شان عدیم المثال مقام بے نظیر کمالات و معجزات اور نشانات نیز حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر مشتمل متعدد ایمان افروز تقاریر احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئیں اور غیر از جماعت بھائیوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب۔ تمام مقررین نے سامعین پر یہ امر پوری طرح واضح کیا کہ ہماری حقیقی فلاح و کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام پر عمل پیرا ہوں اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور قرآن پاک اور سنت رسول مقبول پر کما حقہ عمل کرتے ہوئے تمام اکناف عالم میں اسلامی تعلیمات اور قرآنی انوار و ہدایات پھیلاتے ہیں اور توحید ربانی اور رسالت محمدیہ کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیتے چلے جائیں تاکہ ہماری حقیر کوششوں میں خدائے ذو الجلال ایسی برکت ڈالے کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہو۔ جو لوگ اپنی جہالت سے آج بانیٔ اسلام کو بُرا بھلا کہتے ہیں وہ بھی حضورؐ پر درود بھیجنے لگیں اور پوری دنیا سے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی بابرکت اور روح افزا صدا ئیں آنے لگیں ساری دنیا سید الانبیاء شفیع المذنبین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر جنت کا گہوارہ بن جائے یہی وہ عظیم مقصد تھا جس کے لئے رسول پاکؐ کے روحانی فرزند جلیل اور عاشق اعظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ نمازیں باجماعت ادا ہوتی رہیں اور نمازوں کے بعد قرآن مجید۔ احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا رہا۔ اجتماعی دعائیں، دینی معلومات کی غرض سے سوالات کے جوابات اور تعلیمی تربیت سے تعلق رکھنے والی تقاریر سے احباب جماعت کے ایمان و عرفان میں زیادتی ہوئی۔ مندرجہ ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔

۱۔ مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر
۲۔ مکرم سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
۳۔ مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملتان
۴۔ خاکسار نذیر احمد خادم ابن چوہدری احمد دین صاحب سیکھوں چک ۱۸۲/۷-R

خاکسار نذیر احمد خادم
(چک ۱۸۲/۷ آر ڈاکخانہ کچھی والا ضلع بہاولنگر)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ ظہور (اگست) کی رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ

۱۔ ماہ ظہور (اگست) کے کام کی رپورٹ روانہ فرمائیں
۲۔ مرکز میں رپورٹ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵۔ تبوک (ستمبر) ہے
۳۔ رپورٹ مرکز میں بروقت اسی صورت میں پہنچ سکتی ہے کہ ۱۰۔۱۱۔ تبوک (ستمبر) تک روانہ کر دی جائے۔

امید ہے مجالس بروقت رپورٹ بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں گی۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس
کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو اُن وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو بہشتی مقبرہ کے پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جاتے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۰۷

میں ناصرہ شفیع بنت محمد شفیع صاحب قوم گوندل پیشہ طالب علمی عمر ۳۳ تینتیس سال بیعت پیدائش احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد گھڑی مالیتی ۵۰۔۰۰ Rs

ایک عدد انگوٹھی ۳۰۔۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵/-

الامۃ :- ناصرہ شفیع بنت محمد شفیع صاحب حسام الدین سٹریٹ سیالکوٹ شہر

گواہ شد :- شاہد محمود ولد رشیدی ولد عبد الرحمان صاحب رشیدی

گواہ شد :- ارشد محمود گوندل ولد محمد شفیع صاحب سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۹۳۰۸

میں نذر محمد کھوکھر ولد فضلداد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۷۶/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۱۰۔۰۰ کیم

العبد نذر محمد کھوکھر معلم خورد معرفت محمد اشرف ایم۔ ڈی مال لاہور

گواہ شد :- محمد اشرف ڈرافٹسمین ایم۔ ڈی مال لاہور۔

گواہ شد :- جہاب الدین وصیت ۷۳۸۸ لاہور

مسل نمبر ۱۹۳۰۹

۱۵-۶-۶۸

میں عائشہ بیگم زوجہ محمد رمضان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۸ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۵/- روپے وصول شدہ۔ زیور طلائی ۵۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے آمد کوئی نہیں۔ بطور تو ربہ ایک روپیہ ماہوار ادا کروں گی میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط ۱۔۰۰

الامۃ :- نشان انگوٹھا عائشہ بیگم زوجہ محمد رمضان محلہ دار البرکات ربوہ ۱۵-۶-۶۸۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد :- حبیب اللہ خادم ولد محمد رمضان دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد :- عنایت اللہ صابر ولد محمد رمضان محلہ دار البرکات ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۰

میں عطاء بی بی زوجہ مولوی فیروز الدین چغتائی قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۲۶ء۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲۔۰۰ روپے

الامۃ :- عطا بی بی زوجہ مولوی فیروز الدین چغتائی۔ گواہ شد :- محمد اشرف چغتائی ولد مولوی فیروز الدین چغتائی پسر موصیہ۔ گواہ شد عبد الحق صدر موصیان راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۳۱۱

۱۰-۲-۶۸

میں طلعت سعید بنت ڈاکٹر محمد سعید قوم پٹھان جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۱۔۰۰

الامۃ :- طلعت سعید بنت ڈاکٹر محمد سعید ہیلتھ آفیسر شیخوپورہ۔ گواہ شد :- عبد الرزاق سیکرٹری مال شیخوپورہ۔ گواہ شد :- حکیم مرغوب اللہ صدر مجلس میانہ۔

مساجد بیرون ممالک اور ہماری ذمہ داریاں

یکم تا ۱۰ر تبوک تک چندہ مساجد کے سلسلے میں کل ۳۸۰/- روپے کے وعدے اور ۲۲۸۹۲ روپے کی وصولی ہوئی ہے جس میں سے ۴۹۰۴ بیرون پاکستان کی لجنات کی طرف سے ہیں۔ اس طرح اب تک کل ادائیگی اس چندے کی مبلغ ۱۹۱۹۱-۵۰ روپے ہوتی ہے۔ ہم نے اس مد میں پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے ابھی ۳۰۸۰۸ روپے مزید درکار ہیں۔

ہماری قابل صد احترام صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی انتہائی خواہش ہے کہ چونتیس ہزار کی یہ رقم جلسہ سالانہ تک پوری ہو جائے۔ اور ہم دیئے گئے وعدے سے سبکدوش ہو جائیں۔ لیکن وصولی کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے نہیں کہہ سکتے کہ دسمبر تک یہ رقم پوری ہو سکے گی۔

اگر تمام عہدیداران لجنات اس طرف پوری پوری توجہ دیں۔ اور اب جبکہ فرداً فرداً ممبرات سے اجتماع کا چندہ وصول کر رہی ہوں گی۔ اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ کوئی بہن اس چندہ سے باہر نہیں رہ گئی ہو تو امید ہے کہ ہم جلسہ تک یہ رقم جمع کر لیں گی

الیف اے کا نتیجہ حال ہی میں نکلا ہے۔ کامیاب ہونے والی طالبات کی خدمت میں مبارکباد پیش ہے۔ اس موقعہ پر وہ مساجد فنڈ میں ضرور حصہ لیں

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کیلئے ابتدائی وعدہ پر

بطور شکرانہ ایزادی اور سو فیصدی ادائیگی

محترم لفٹنٹ کرنل محمد سعید صاحب نے اپنے موجودہ عہدہ پر ترقی پانے سے قبل فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں ڈیڑھ ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ عہدہ میں ترقی پر آپ نے ابتدائی وعدہ چھ صد روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ یہ کل موعودہ رقم مبلغ ۲۱۰۰/- روپیہ آپ نے اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ادا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اسے دینی و دنیوی برکات اور انعامات میں ترقی کا موجب بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

امانتِ تحریکِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریکِ جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(دفتر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بٹھانے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں، ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔ ریٹ انڈے ۶/- روپے درجن یک روزہ چوزے ۱۸/- روپے فی درجن۔ (مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم قریشی عطاء المنان صاحب کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (سید تنویر شاہ۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے خسر مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب آف اوکاڑہ کی آنکھ کا اپریشن کوئٹہ میں ہوا ہے نیز میرے نانا جان مکرم حکیم دین محمد صاحب احمدی صحابی کی آنکھ کا اپریشن لاہور میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے دونوں بزرگوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک رشید الدین انور احمدی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونیاں ضلع لاہور۔)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ہیڈ کوارٹرز آفس ——— لاہور

54

نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے میں سٹینو ٹائپسٹوں کی ۲۰ + ۱۰ (ویٹنگ لسٹ) عارضی اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت کے حامل امیدواروں سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

بھرتی حکومت کی مقررہ علاقائی بنیادوں پر کی جائے گی۔

ان اسامیوں کا ۲۰ فی صد اور ۳۳ فی صد بالترتیب (۱) سابقہ فوجیوں اور (۲) ریلوے ملازمین (ملازمت میں ہوں۔ ریٹائرڈ ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لڑکوں۔ پوتوں۔ نواسوں اور زیر کفالت بھائیوں جبکہ باپ فوت ہو چکا ہو، کے لئے محفوظ ہیں۔ مندرجہ بالا آئٹم (۲) کے تحت ۳۳ فی صد محفوظ اسامیوں کی مد میں آنے والے امیدواروں کو اپنی درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات بھی بھیجنی ہوں گی۔

(۱) اس بات کا ثبوت کہ امیدوار کا والد۔ دادا یا بھائی مستقل ریلوے ملازم ہے/رہا تھا۔ زیر کفالت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ امیدوار کا والد اب زندہ نہیں ہے اور وہ مکمل طور پر اپنے بھائی ہی کی کفالت میں ہے۔ پوتا/نواسہ ہونے کی صورت میں بنیادی جمہوریتوں کے اپنے علاقہ کے چیئرمین سے یا کسی سرکاری گزیٹڈ آفیسر، دادا کے سروس سرٹیفکیٹ کے علاوہ اس سے صحیح رشتہ کا سرٹیفکیٹ

(۲) اگر امیدوار کا والد۔ دادا۔ یا نانا اب ریلوے ملازمت میں نہیں ہے تو اس بات کا واضح ثبوت کہ

(۱) اسے اپنی تنسی اور ڈسپلن رولز کے تحت ملازمت سے سبکدوش یا برطرف نہیں کیا گیا تھا اور

(۲) اس نے پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن کی صورت میں گریجویٹی سپیشل کنٹری بیوشن وصول کی تھی۔

کم از کم قابلیت

(۱) میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن۔ ریلوے ملازمین کے لڑکوں کے لئے تھرڈ ڈویژن

(۲) انگلش میں اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔

(۳) شارٹ ہینڈ میں ۱۰۰ – ۱۲۰ الفاظ فی منٹ کی سپیڈ

(۴) ٹائپ میں ۳۰ الفاظ فی منٹ۔

عمر کی حد

۱۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان (گریجویٹوں کے لئے ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان)

ایسے سابقہ فوجی جو ۱۹۵۳ء یا اس کے بعد ملازمت سے فارغ ہوئے ہوں کے لئے عمر کی مقررہ حد میں اس عرصہ تک رعایت ہوگی جو انہوں نے فوج میں گزارا جبکہ وہ عرصہ جو ملازمت سے فارغ ہونے اور نئی سول سروس اختیار کرنے کے دوران گزارا۔

تنخواہ

۱۷۵ – ۱۰ – ۲۱۵ – ۱۵ – ۳۵۰ روپے کے سکیل میں ۱۷۵ روپے ماہوار (کم از کم ۱۷۵ روپے) نیز رولز کے تحت مروجہ الاؤنس بھی دیئے جائیں گے۔

درخواستوں کی ترسیل

(۱) درخواستوں کے مقررہ فارم ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں ان فارموں پر طبع شدہ ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے ارسال کی جائیں۔ جو درخواستیں براہِ راست موصول ہوں گی ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(ب) سرکاری ملازمین کو چاہیئے کہ اپنی درخواستیں اپنے محکمے کے توسط سے قریب ترین دفتر روزگار کی معرفت ارسال کریں۔

(ج) درخواستیں جن کے ساتھ اسناد کی مصدقہ نقول۔ تصدیق شدہ تصویر اور متعلقہ ضلع کے مجسٹریٹ درجہ اول/ڈپٹی کمشنر سے مخصوص ضلع میں مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ منسلک ہوں۔ وائس چیئرمین/پرسانل پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور کو قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء تک پہنچ جانا چاہئیں۔

خصوصی مراعات

پسماندہ علاقوں یعنی قبائل اور ایجنسیوں وغیرہ سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے عمر کی حد میں ۳ سال زیادہ کی رعایت ہوگی۔ اور فارم کی قیمت ایسے امیدواروں کے لئے ایک روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہوگی۔

ٹیسٹ اور انٹرویو وغیرہ کے لئے بلائے جانے والے امیدواروں کو کسی قسم کا سفر خرچ یا کوئی اور خرچہ ادا نہ کیا جائے گا۔

کامیاب امیدواروں کو طبی امتحان پاس کرنا ہوگا۔

برائے وائس چیئرمین (پرسانل)

ج۔ ۲۵۳۵ (۷) ہم ۸۸

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

محبتِ الٰہی کی آگ کے مقابلہ میں ظاہری آگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی

دوسری تمام آگیں اس کے مقابلہ میں سرد پڑ جاتی ہیں وہ کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیات ۲۴، ۲۵ (وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ابراہیمؑ سے اُس زمانہ کے لوگوں نے یہ باتیں سُنیں کہ بتوں کی پرستش ترک کر دو اور خدائے واحد کی عبادت کرو تو انہوں نے ایک دوسرے کو آپ کے خلاف اکسانا شروع کر دیا اور کہا کہ آؤ اسے یا تو قتل کر دو یا اس کو آگ میں ڈال کر جلا دو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آگ سے بچا لیا۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں اس طریق کا ذکر کرتے ہوئے جس سے کام لے کر آپ کو بچا لیا گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (انبیاء ع ۵) یعنی ہم نے اُس وقت آگ سے کہا کہ اے جسمانی آگ تیرے اندر ایک روحانی آگ داخل ہو رہی ہے۔ اب تیرا کام یہ ہے کہ اس آگ کے مقابلہ میں سرد ہو جا۔ ابراہیمؑ کے دل میں میری محبت کی آگ بھڑک رہی ہے اور میرے عشق کی آگ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس طرح سورج کے مقابل پر شمعیں ماند پڑ جاتی ہیں اسی طرح میری محبت کی آگ کے مقابلہ میں تیری آگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی پس ابراہیمؑ کے لئے تو سرد ہو جا۔ جس طرح انگارہ کے مقابلہ میں گمی اور گرم چیز کی گرمی کم محسوس ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ایسی شدید ہے کہ دوسری تمام آگیں اس کے مقابلہ میں سرد پڑ جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا کہ

"آگ سے ہمیں مت ڈرا
آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں
کی غلام ہے"

اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ ہمارے دل میں عشقِ الٰہی کی آگ شعلہ زن ہے اس آگ کے مقابلہ میں ظاہری آگ کی کیا حیثیت ہے ایک گرم توا انسان کے ہاتھ کو تو جلا دیتا ہے مگر انگارے کو نہیں جلا سکتا۔ اسی طرح آگ اس شخص کو نہیں جلا سکتی جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ بھڑک رہی ہو۔ چنانچہ اسی وقت بادل آیا اور بارش ہوئی اور وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور یہ معجزہ دیکھ کر اس کی قوم کے بعض لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا ہو گیا ہے اور اس کے لئے سلامتی کے سامان پیدا ہو گئے۔"

(تفسیر کبیر سورۂ عنکبوت ص ۳۰۱)

ناظمین اطفال الاحمدیہ سے ایک ضروری گزارش

اطفال کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اور ابتدائی اخراجات کے لئے رقم کی اشد ضرورت ہے۔ ناظمین سے گزارش ہے کہ وہ اطفال سے اجتماع کا چندہ وصول کر کے مرکز کو ارسال فرمائیں تاکہ ابتدائی انتظامات میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

عزیزم طارق محمود کو گلے کی خرابی ہے۔ علاج کے باوجود ابھی تک افاقہ نہیں ہو رہا۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عزیز کی شفائے کامل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مہر کرم الدین جہلمی

۶/۹ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

فوجی کارروائی کا وقت آگیا ہے (صدر ناصر)

قاہرہ ۱۶ ستمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے کہا ہے کہ اسرائیل کے خلاف دفاعی اقدامات کا مرحلہ ختم ہو گیا ہے اور مقبوضہ عرب علاقوں کی آزادی کے لئے فیصلہ کن جنگ لڑنے کا وقت آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصری فوج کو ایک بار پھر جدید ترین جنگی ہتھیاروں سے لیس کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے یہ بات کل ملک کی واحد سیاسی جماعت عرب سوشلسٹ یونین کی قومی کانگریس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

صدر ناصر نے کہا کہ مقبوضہ عرب علاقوں کو اسرائیل کے غاصبانہ پنجوں سے آزاد کرانا متحدہ عرب جمہوریہ کا مقدس فرض ہے اس فرض کی ادائیگی کے لئے طویل اور مشکل جنگ لڑنا پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ مصری فوج نے اسرائیلی جارحیت کو لپیٹ کر رکھ دینے اور اپنے کھوئے ہوئے علاقوں کو آزاد کرانے کے لئے اپنی جنگی استعداد میں غیر معمولی اضافہ کر لیا ہے اب مصری قوم کو دشمن کے خلاف ڈٹ جانا چاہیئے۔

خراسان میں دوبارہ زلزلہ

تہران ۱۶ ستمبر۔ ایران کے صوبہ خراسان میں کل پھر شدید زلزلہ آیا جس سے طبس کا قصبہ تباہ ہو گیا اور بہت سے دوسرے قصبوں کو نقصان پہنچا۔ ابھی تک جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی لیکن خیال ہے کہ کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ ان علاقوں میں پچھلے دنوں شدید زلزلہ آیا تھا۔ جس کے بعد آبادیاں خالی کر دی گئی تھیں۔ پچھلے دنوں زلزلہ میں ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

گلگت روڈ کا افتتاح ۲۸ ستمبر کو ہوگا

راولپنڈی۔ ۱۶ ستمبر۔ گلگت اور سکردو کے درمیان ایک نئی سڑک تعمیر کی گئی ہے جو جیپوں کی آمد و رفت کے لئے سارا سال کھلی رہا کرے گی۔ وزیر دفاع مسٹر اے آر خان ۲۸ ستمبر کو اس کا رسمی طور پر افتتاح کریں گے۔

ماسکو ۱۶ ستمبر۔ روس نے کل ایک مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑا جو بیرونی خلا کے بارے میں زمین پر معلومات بھیجے گا

مسٹر محمد موسیٰ کا دورہ روس

لاہور ۱۶ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ ۱۷ ستمبر کو روس کے سات روزہ دورے پر ماسکو روانہ ہو جائیں گے۔ ان کا دورہ غیر سرکاری نوعیت کا ہوگا۔ تاہم وہ اس موقع پر روسی رہنماؤں سے باہمی دلچسپی کے اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ ماسکو جانے کے لئے گورنر آج صبح دس بج کر ۳۵ منٹ پر لاہور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں وہ ایک دن کراچی میں ٹھہریں گے۔

پاکستان میں بجلی سے چلنے والی ٹرینیں

لاہور ۱۶ ستمبر۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کو اگلے سال فروری تک بجلی سے چلنے والے ۲۹ انجن مل جائیں گے۔ پہلا انجن ۱۹ یا ۲۰ ستمبر کو کراچی پہنچ جائے گا۔ اسی ٹن وزن کا یہ لوکوموٹو انجن فی الحال لاہور اور رائے ونڈ کے درمیان چلے گا۔

لاہور اور رائے ونڈ کے درمیان بجلی سے چلنے والی ریل کی سروس آئندہ دو ماہ کے دوران شروع ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ جون ۱۹۶۹ء تک لاہور اور خانیوال کے درمیان بھی بجلی سے چلنے والی ریل گاڑی چلائی جائے گی۔ بجلی کا دوسرا انجن ۲۰ ستمبر کے چالیس روز بعد کراچی پہنچے گا۔ اس کے بعد ہر ہفتہ ایک انجن کراچی پہنچنا شروع ہو جائے گا فروری ۱۹۶۹ء کے آخر تک تمام ۲۹ انجن کراچی پہنچ جائیں گے۔ یہ انجن ساڑھے سات سو ٹن کی ایکسپریس مسافر گاڑی لے کر ۷۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتے ہیں۔

بھارتی وفد راولپنڈی پہنچ گیا۔

لاہور ۱۶ ستمبر۔ بھارتی حکومت رن کچھ ٹربیونل کے فیصلے پر جس طرح عمل درآمد کرے گی یہ بات ڈاکٹر کرشنا راؤ نے بتائی جو آٹھ افراد پر مشتمل بھارتی وفد کے قائد ہیں۔ یہ وفد ٹربیونل کے فیصلے پر عمل درآمد کے سلسلہ میں پاکستانی حکام سے بات چیت کرنے کے لئے پاکستان آیا ہے۔ بات چیت آج راولپنڈی میں شروع ہو رہی ہے۔ وفد کل گنڈا سنگھ کے راستے لاہور پہنچا تھا۔